اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون ۴۱

روزنامہ
الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۲۹ | ۱۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | ۱۵ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاغذ کی بے حد گرانی کا اثر اخبارات پر

جنگ کی وجہ سے ہر چیز پر گرانی کا اثر محسوس کیا جا رہا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ اثر اخبارات کے کاغذ پر پڑا ہے یہ کاغذ ہندوستان میں دیگر ممالک سے آتا تھا لیکن اب اس کی درآمد میں روز بروز زیادہ مشکلات حائل ہو رہی ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کاغذ نہ صرف گراں ہوتا جا رہا ہے۔ بلکہ کمیاب بھی۔ اور خطرہ ہے۔ کہ کوئی وقت ایسا نہ آ جائے۔ جبکہ یا تو کاغذ مل ہی نہ سکے۔ یا اتنا گراں ہو جائے۔ کہ اخبارات کے لئے اس کا خریدنا محال ہو جائے۔

ان مشکلات نے بڑے بڑے اور کثیر الاشاعت اخبارات کی زندگی کو سخت خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ اور لاہور کے مسلمان روزانہ اخبارات نے تو سخت مجبور ہو کر اپنے حجم گھٹا دیئے اور سائز نصف کر دیئے ہیں۔ مگر اس پر بھی وہ مطمئن نہیں۔ چنانچہ اخبار "انقلاب" لکھتا ہے:-

"کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ کہ کاغذ کی گرانی اخباروں پر کیا گزر رہی ہے۔ جو کاغذ جنگ سے پیشتر اڑھائی روپے فی ریم کے حساب سے ملتا تھا۔ اس کی قیمت آج نو روپے تک پہونچ چکی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ آج انقلاب آٹھ صفحے کے بجائے چھ صفحے پر شائع ہوا کرے گا۔ اگرچہ اس تخفیف سے بھی کوئی خاص سہولت نہ ہو گی کیونکہ کاغذ کی قیمت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے لیکن ہم کچھ مدت تک اپنے قارئین کرام کی خدمت تو کر سکیں گے"۔

اخبار "شہباز" (۱۰ مئی) نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ:-

"آج کا شہباز قارئین کرام کی خدمت میں چھوٹے سائز کے ۱۲ صفحوں پر حاضر ہوتا ہے۔ اور جب تک کاغذ کی گرانی میں خوشگوار تبدیلی واقعہ نہیں ہوتی۔ یہی سائز اور یہی ضخامت رہے گی۔ یہ کمی لاہور کے چاروں مسلم اخبارات زمیندار۔ انقلاب احسان اور شہباز کی کانفرنس کا نتیجہ ہے کاغذ نہ صرف روز بروز گراں بلکہ نایاب ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے اسلامی اخبار دو سال تک گرانی کاغذ کا مقابلہ کرنے کے بعد اب ضخامت کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں"۔

ان اخبارات کی کانفرنس نے جو قرارداد پاس کی۔ اس میں بیان کیا ہے۔ کہ:-

"جنگ کی وجہ سے اخباری کاغذ کی گرانی ہوش ربا حد تک پہونچ چکی ہے۔ اور اب تو یہ کیفیت ہے۔ کہ مطلوبہ کاغذ کا بازار میں دستیاب ہونا دشوار ہو گیا ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات ان مشکلات سے تنگ آ کر اپنی ضخامتیں کم کر چکے ہیں بعض کی قیمتوں میں اضافہ ہو چکا ہے"۔

یہ ان اخبارات کی حالت ہے جو اپنی آمدنی کے وسیع ذرائع رکھتے ہیں۔ جن میں ہر قسم کے اشتہارات بڑی بڑی اجرتوں پر شائع ہوتے ہیں۔ اور جو حکومت سے فیضیاب ہوتے رہتے ہیں ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا روزانہ اخبار "الفضل" ہے جس کا حلقہ اشاعت صرف جماعت احمدیہ تک محدود ہے۔ کیونکہ اسے تعصب کی وجہ سے دوسرے لوگ خریدنا تو الگ رہا۔ مفت لے کر پڑھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ جو مذہبی اخبار ہونے کی وجہ سے کوئی ایسا اشتہار کسی قیمت پر بھی شائع نہیں کرتا۔ جو اخلاقی یا مذہبی طور پر قابل اعتراض ہو۔ ان حالات میں اس کی مشکلات کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور چونکہ اس کا روزانہ شائع ہونا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت کے لئے نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے جماعت کا فرض ہے۔ کہ ان پیش آمدہ مشکلات کو دور کرنے کی خاص طور پر کوشش کرے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ "الفضل" کی اشاعت بڑھانے میں سرگرمی دکھائے۔ حالات اس قدر جلد جلد بدل رہے ہیں۔ اور دنیا میں انقلابات اس سرعت سے رونما ہو رہے ہیں۔ کہ ان کے پیش نظر ہر احمدی کو ہر وقت اپنے مرکز کی طرف کان لگائے رکھنے چاہئیں۔ اور جو آواز وہاں سے بلند ہو۔ اسے نہایت غور و توجہ سے سننا۔ اور اس پر پوری طرح عمل کرنا چاہیئے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جماعت کے لئے مرکز کے حالات معلوم کرنے اور مرکزی اطلاعات سے جلد سے جلد آگاہ ہونے کا واحد ذریعہ "الفضل" ہی ہے۔

پس چونکہ موجودہ حالات کی نزاکت نے "الفضل" کے روزانہ شائع ہونے کی ضرورت اور اہمیت کو پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ اس لئے جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس کے حلقہ اشاعت کو خاص طور پر بڑھائے تاکہ اس طرح ایک طرف تو "الفضل" کی مالی مشکلات میں کمی ہو سکے۔ اور دوسری طرف جماعت کا ہر فرد ضروری حالات۔ اور واقعات سے آگاہ ہوتا رہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حادثہ کار کی تفصیلات

سندھ سے تازہ آمدہ اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ جو حادثہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کار کو سفر کراچی کے دوران میں پیش آیا تھا۔ وہ اس سے بہت زیادہ خطرناک تھا۔ جو ابتدائی تار سے سمجھا گیا تھا۔ حضور موٹر کار میں سوار ہو کر حضرت ام طاہر احمد صاحب اور بچوں کے ساتھ نہر کی پٹڑی پر جو صرف آٹھ نو فٹ چوڑی تھی جا رہے تھے۔ کہ اچانک موٹر پھسل کر نہر کے بند سے جو قریباً دس فٹ اونچا تھا نیچے کی طرف کو پلٹ گئی۔ اس موقعہ پر ڈرائیور کے اچانک بریک لگا دینے کی وجہ سے اور بھی خطرہ تھا کہ کہیں موٹر فوری جھٹکے سے بالکل ہی الٹ کر نیچے نہ جا گرے۔ مگر چونکہ کلر کی کثرت کی وجہ سے جسے شبنم نے گیلا کر رکھا تھا۔ نہر کا بند بالکل نرم ہو رہا تھا۔ اس لئے جو بات اس حادثہ کا باعث ہوئی تھی۔ وہی اس وقت بچاؤ کا باعث بن گئی۔ یعنی موٹر کے پہیے نمدار بند میں قریباً ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ دھس کر رہ گئے۔ لیکن چونکہ موٹر کے تین پہیے بند سے نیچے اتر چکے تھے۔ اور صرف ایک پہیہ پٹڑی کے اوپر تھا اس لئے پھر بھی سخت خطرہ تھا۔ اور اس خطرہ کو اس بات نے اور بھی زیادہ کر دیا تھا۔ کہ اس وقت موٹر ایسے طور پر الٹی ہوئی تھی۔ کہ اس کے ایک طرف کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ اور اسی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ دوسری سواریوں کے نیچے دبے پڑے تھے۔ اور اس بات کا سخت خطرہ تھا۔ کہ اگر اس وقت موٹر کے توازن میں ذرا بھر بھی اور فرق آیا۔ تو وہ بالکل الٹ کر نیچے گر جائیگی آخر کچھ وقفہ کے بعد مشکل کے ساتھ دروازہ کھولا گیا۔ اور حضور دوسری سواریوں کے بعد موٹر سے باہر نکل سکے۔ مگر شکر ہے کہ خدا کے فضل سے کسی کو کوئی چوٹ وغیرہ نہیں آئی۔ پھنسی ہوئی موٹر کو بہت سے آدمیوں کی مدد سے جو حضور کی ملاقات کی غرض سے کچھ فاصلہ پر جمع ہو رہے تھے باہر نکالا گیا۔ اور حضور خدا کے فضل سے عین گاڑی کے وقت پر تھورو سٹیشن پر پہنچ گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ہجرت ۱۳۲۰ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد متلی اور نزلہ کی شکایت ہے حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؎

حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین کی لڑکی کنیز فاطمہ بعمر ۱۷/۱۸ فوت ہو گئی۔ نیز منشی فتح دین صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا بچہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا ئے نعم البدل کریں۔

آج درجہ حرارت ۸۶ رہا ؎

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ کا اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ۳۰ ر اپریل ۱۹۴۲ء (۳۰ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش) تک امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) جمشید پور ۔ لفٹنٹ چودھری عبد اللہ خان صاحب

(۲) راولپنڈی ۔ میاں عبد الرشید صاحب

(۳) کھاریاں ۔ چودھری فضل الٰہی صاحب

(۴) کوٹ احمدیاں سندھ ۔ چودھری غلام حیدر صاحب

(۵) گوجرانوالہ ۔ میر محمد بخش صاحب وکیل

(ناظر اعلےٰ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کسی مکفّر۔ مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز مت پڑھو

"تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہو گا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ چونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۲۶)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاعات

ناصر آباد سندھ ۹ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو بواسیر کی تکلیف پھر ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سیدہ امۃ الرشید بیگم سلمہا بنت حضرت امیر المومنین کو آج ۱۰۴ درجہ کا بخار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حضور کے اہل بیت خیر و عافیت سے ہیں۔

ناصر آباد ۱۰ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بخار میں بھی خدا کے فضل سے تخفیف ہے۔ سیدہ ام طاہر خیریت سے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہم سفر خدام بھی خیریت سے ہیں۔

میاں امام الدین صاحب سیکھوانی کی وفات پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے جو تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور بھیجا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے اپنے ایک خط میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو لکھتے ہیں۔ خاص قطعہ میں دفن کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے متعلق حضور نے فرمایا لکھ دو ایسی اجازت کی ضرورت نہ تھی۔ وہ تمام احمدی جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کی ہو۔ اور وصیت کر دی ہو۔ ان کو قاعدہ کے طور پر خاص قطعہ میں دفن کرنا چاہیئے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق اعلان

وہ طلباء جو مدرسہ احمدیہ کی جماعت ہفتم میں کامیاب ہونے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ۱۷ تا ۱۹ مئی تک درجہ اولےٰ کا داخلہ ہو گا۔ طلباء مقررہ دنوں میں آ کر داخل ہو سکتے ہیں۔ ساتویں جماعت کا نتیجہ ۱۵ مئی تک شائع ہو جائے گا۔ (قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق "پیغام صلح" کے مطالبہ کا جواب

ازجناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے

"پیغام صلح" کا مطالبہ

چند ہفتوں کی بات ہے۔ کہ اخبار "پیغام صلح" میں شائع کیا گیا تھا۔ کہ میں نے اور مکرم چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک ترکی امام خیر الدین صاحب کی اقتداء میں لنڈن میں نماز جمعہ ادا کی تھی اور اس کے متعلق متواتر اصرار کے ساتھ ہم دونوں سے اس کے متعلق اقرار یا انکار کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ان دنوں قادیان میں دفاتر بند تھے۔ اور میں باہر دیہات میں تبلیغی دورے پر تھا۔ قادیان واپس آنے پر بعض دوستوں نے مجھے اس مضمون کی طرف توجہ دلائی۔ بعد میں جب سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو ان کی زبانی مجھے معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے اس کا جواب لکھ کر "پیغام صلح" کو بھیج دیا ہے۔ چونکہ ہم دونوں کا جواب ایک ہی تھا۔ اس لئے میں نے اسی جواب کو کافی سمجھا۔ میری ذاتی خاموشی کی دو وجوہ اور بھی تھیں۔ ایک یہ کہ میں کثیر الاشغال آدمی ہوں۔ اور عادتاً میں اپنی قوت عمل کا آخری اونس۔ اور اپنے اوقات کا آخری منٹ اپنے فرائض کی ادائیگی میں لگا دیتا ہوں۔ اس لئے مجھے اس قسم کی الجھنوں میں پڑنے کی نہ طاقت ہے اور نہ وقت۔ بلکہ میں ایسے مباحثات سے ڈرتا رہتا ہوں۔

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ ایسے معاملات میں کئی ایک مکروہات پیش آجاتے ہیں جن سے پہلو تہی کرنا جہاں تک ممکن ہو تقوے اور اعلے اخلاق کا تقاضا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ان تعفوا ولتصفحوا و تغفروا۔ اس قسم کے احکام ایسے ہی موقعوں کے لئے ہیں۔ چونکہ تقوے اور حسن اخلاق اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ اس قسم کے خرخشوں سے جہاں تک ہو سکے۔ پہلو تہی کی جائے۔ اس لئے میں نے خاموشی اختیار کی ؛۔

لیکن پیغامی بے چارے مجبور ہیں ان کو سوائے ہمارے ساتھ الجھنے کے اور کوئی طریق کار نظر ہی نہیں آتا۔ وہ اس قسم کے خسیس امور میں اگر دخل نہ دیں۔ تو اپنے ساتھیوں کو کیا کارروائی دکھائیں۔ اس لئے میری خاموشی پر وہ صبر نہ کر سکے۔ اور انہوں نے پہلے تو ایک پرچہ "پیغام صلح" کا مجھے بھیجا۔ اس کے بعد مجھے ایک رجسٹرڈ خط لکھا۔ کہ آیا میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ یا نہیں۔ اس لئے ان لوگوں کے اصرار کے ساتھ مجبور کرنے کی وجہ سے میں یہ جواب لکھ رہا ہوں ؛۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا واقعہ

چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ درست ہے اس واقعہ کے علاوہ مجھے اور کوئی واقعہ یاد نہیں۔ مجھے یہ ہرگز یاد نہیں ہے۔ کہ میں نے ترکی امام کی اقتداء میں جس کا نام خیر الدین تھا۔ کبھی نماز پڑھی ہو۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ جس شخص کو خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی جگہ امام کھڑا کیا تھا۔ وہ کوئی ہندوستانی تھا۔ چوہدری صاحب عین تیسری صف میں امام کے پیچھے تھے۔ اور میں صف کے ایک کونے میں تھا۔ اس لئے مجھے اشتباہ نہیں ہوا یہ بات صحیح ہے۔ کہ نماز پڑھنے کے بعد چوہدری صاحب نے اس واقعہ کا ذکر مجھ سے کیا۔ تو میں نے ان کو وہی جواب دیا۔ جو انہوں نے اپنے مضمون میں درج کیا ہے۔ اس امر کے متعلق بعد میں میری خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم سے گفتگو بھی ہوئی۔ میں نے کہا۔ کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ تو انہوں نے مجھے کہا۔ کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول سے اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت منگوا لی ہوئی ہے۔ یہ تذکرہ کئی روز تک رہا میں نے جب ان سے مطالبہ کیا۔ کہ آپ وہ اجازت نامہ مجھے دکھلائیں۔ تو جہاں تک مجھے یاد ہے۔ انہوں نے یہ کہا۔ کہ اجازت بذریعہ خط نہیں آئی۔ بلکہ بذریعہ تار آئی ہے۔ لیکن یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ وہ خط یا تار جس کا خواجہ صاحب حوالہ دیتے تھے۔ میں نے نہیں دیکھا۔

مکروہ امر

اس میں مکروہ امر یہ ہے۔ کہ "پیغام صلح" نے ہماری ایک مفروضہ لغزش کو شہرت دینے کے لئے ہمیں مجبور کیا ہے۔ کہ ہم ضمناً خواجہ صاحب کے خلاف بھی بیان شائع کریں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب مرحوم اپنی اغراض کو حاصل کرنے کے لئے بعض دفعہ ہوشیاری سے بھی کام لیتے تھے۔ اس وقت خواجہ صاحب کسی غرض کے ماتحت اس شخص کو جو امام بنایا گیا تھا خوش کرنا چاہتے تھے۔ اور غالباً اس سے وعدہ کر چکے تھے۔ کہ اس جمعہ کی نماز تمہارے پیچھے پڑھی جائے گی۔ ادھر مجھ سے اور ان احمدیوں سے جو لنڈن میں موجود تھے ان سے ذکر بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ ان کو اختلاف کا علم تھا۔ اس لئے انہوں نے یہ تدبیر کی۔ کہ عین ایسے موقعہ پر اس شخص کو آگے کر دیا۔ کہ جس کے بعد موجود الوقت احمدی کوئی پروٹسٹ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس قسم کی جرأت خواجہ صاحب سے کوئی بعید نہ تھی۔ چنانچہ اس سے خواجہ صاحب کی غرض بھی حاصل ہو گئی۔ اور ہمارا پروٹسٹ بھی ان کی اغراض میں کسی طرح سد راہ نہ ہو سکا ؛۔

دوسرا مکروہ امر اس میں یہ ہے کہ دونوں صاحب یعنی خواجہ صاحب اور مشیر حسین صاحب قدوائی فوت ہو چکے ہیں۔ اصل واقعات کے بیان کرنے میں "پیغام صلح" کا ایڈیٹر مجھے مجبور کرتا ہے۔ کہ میں دو ایسے اشخاص کے خلاف لکھوں جو کسی وقت میرے ساتھی تھے۔ اور ایک غیر ملک میں ہم ایک دوسرے کے سکھ اور دکھ میں شریک تھے۔ جو میرے خیال میں اخلاق سے گری ہوئی بات ہے اور انسانی فطرت بغیر اشد ضرورت کے اس کو برداشت نہیں کر سکتی ؛۔

مشیر حسین صاحب قدوائی کو غلطی لگنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ امام خیر الدین صاحب بعض دفعہ جمعہ کی نماز سے پہلے اور بعض دفعہ بعد ایک لمبی دعا عربی زبان میں ہاتھ اٹھا کر عام مسلمانوں کے لئے کیا کرتے تھے۔ اس دعا کے الفاظ مقرر تھے اور چونکہ وہ ہمارے جمعہ میں شامل ہوا کرتے تھے۔ اس لئے ہم ان کی دعا میں شامل ہو جاتے تھے۔ یہ دعا چونکہ عام دعا ہوتی تھی۔ اور نماز کے فرائض یا سنتوں میں داخل نہیں تھی۔ اس لئے ایسی دعا میں شمولیت کسی شرعی مسئلہ کے ماتحت نہیں آ سکتی تھی۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ قدوائی صاحب نے اس قسم کی دعا میں شمولیت کو نماز قرار دے لیا ہو۔ قدوائی صاحب آزاد منش آدمی تھے۔ ان کا تعلق ارتقائی فرقہ سے تھا۔ اور اس لحاظ سے وہ خواجہ صاحب کی سکیم میں پورے معاون اور موید تھے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان خواجہ صاحب کی مدد کریں

خواجہ صاحب کے متعلق ذاتی تجربہ

یہ ممکن ہے کہ اپنی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اور ہندوستان کے عام مسلمانوں میں خواجہ صاحب کے حق میں عام ہمدردی پیدا کرنے کے لئے ایسا لکھ دیا گیا ہو۔ کیونکہ ہم دونوں کا ذکر کرنا کسی غرض کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔ بلکہ جو ذاتی تجربہ مجھے ہے وہ یہ ہے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ خواجہ صاحب نے وہ تحریر لکھی ہو۔ اور قدوائی صاحب کے دستخط کرا کر بھیج دی ہو۔ چنانچہ مجھے ایک دفعہ کا واقعہ اچھی طرح یاد ہے۔ کہ خواجہ صاحب ایک تحریر میرے پاس لائے جو وہ علی گڑھ گزٹ میں چھپوانا چاہتے تھے۔ اور اس میں ایک بات میری ذات کے متعلق ایسی لکھ دی جو سراسر غلط تھی

وہ تحریر لکھ کر میرے پاس لے آئے اور مجھے کہا کہ آپ اس کو پڑھ لیں۔ اور اگر آپ کو اعتراض نہ ہو۔ تو میں اسے علی گڑھ گزٹ میں شائع کرا دوں میں نے جب اسے پڑھا تو مجھے سخت حیرت ہوئی۔ اور میں نے کہا خواجہ صاحب یہ تو سراسر غلط ہے۔ اس پر فرمانے لگے ہاں غلط تو ہے۔ لیکن اس میں مشن کا بہت فائدہ ہے۔ اور آپ کا اس میں چنداں حرج نہیں۔ میں نے کہا۔ کہ میں ایسی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس لئے وہ تحریر جہاں تک مجھے علم ہے اس ملک میں شائع نہیں کی گئی تھی۔

خواجہ صاحب سے اختلاف کے باوجود ان کی اطاعت

باقی بہت سے افراد جماعت کو یہ بات کا اب تک علم ہو چکا ہے۔ کہ میرا اور خواجہ صاحب کا ان معاملات میں سخت اختلاف تھا۔ میں غالباً ۱۹ جولائی ۱۹۱۳ء کو لنڈن پہنچا۔ لیکن میری ان کی ملاقات شروع اگست میں ہوئی۔ اس کے بعد ہم دو کنگ چلے گئے۔ مگر ایک ماہ کے اندر اندر ہی مجھ میں اور خواجہ صاحب میں اس قدر اختلاف پیدا ہو گیا۔ کہ میں شروع ستمبر میں دو کنگ سے لنڈن آگیا۔ اور وہاں سے پھر فوکسٹن چلا گیا۔ اور ستمبر اکتوبر کے دو ماہ وہیں رہا۔ اس عرصہ میں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خطوط لکھے جن میں میں نے ان سے استدعا کی۔ کہ خواجہ صاحب کے حالات ایسے ہیں۔ کہ میں ان کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتا۔ اس پر حضور نے مجھے خط لکھا۔ کہ آپ میرے حکم کے ماتحت ان کے ساتھ تعاون کریں۔ میں مجتہد تو نہیں ہوں۔ لیکن ہر مومن اپنی عملی زندگی میں اپنے لئے اجتہاد کرتا ہے۔ اس لئے ضمنی مسائل میں میرا اجتہاد اور مذہب یہ ہے۔ کہ خلیفۂ وقت کے اجتہاد کو ہی ترجیح دی جائے۔ میں نے قرآن کریم اور احادیث نبوی سے یہی سمجھا ہے اس ضمن میں امیر کی اطاعت بھی فرض ہے اور جو شخص خلیفۂ وقت کی اطاعت سمجھ کر ایمانداری سے محض للہ کرتا ہے۔ اور اس میں خلیفۂ وقت کی شخصیت کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ لامحالہ وہ خلیفہ وقت کے مقرر کردہ نوابوں اور امراء کی بھی ویسی ہی اطاعت کرے گا۔ اس جذبہ کے ماتحت اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو ممکن ہے والا مذہباً میں خوب جانتا تھا۔ کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ اس لئے اگرچہ مجھے خواجہ صاحب سے سخت اختلاف تھا۔ ان کی اطاعت کو میں اشد ضروری اور جزو ایمان سمجھتا تھا۔ اور باوجود شدید اختلاف کے میں نے کبھی فتنہ اور فساد کی راہ اختیار نہیں کی۔ اور اس اختلاف کا علم سوائے خلیفۂ وقت اور ان لوگوں کے جو کام کے عامل تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ خود ان کو علم دیتے تھے۔ اور کسی کو نہیں دیا۔ چنانچہ میں اس بات کو جانتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی اس بات کا علم تھا۔ لیکن جماعت میں اس اختلاف کا چرچا نہیں تھا۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں

غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی میں ناجائز سمجھتا ہوں۔ جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ حکم شائع فرمایا تھا۔ کہ غیر احمدی کی اقتدا میں نماز جائز نہیں۔ میں اس زمانہ میں قادیان میں غالباً چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا۔ اس کے جلد ہی بعد جب میں اپنے گاؤں گیا۔ تو اپنے والد صاحب کرم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو بھی علم دیا۔ کہ حضور کا یہ حکم ہے۔ کہ غیر احمدی کی اقتداء میں نماز ناجائز ہے اس کے بعد میں اور میرے والد صاحب کرم مسجد میں گئے۔ وہاں جماعت ہو چکی تھی۔ میرے والد صاحب نے اور میں نے علیحدہ نماز شروع کر دی۔ اور نماز ختم کرنے کے بعد میرے والد صاحب نے اعلان کیا۔ کہ ہم آئندہ تم لوگوں کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھیں گے۔ جس پر سخت چیں بجبیں اور بدمزگی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد میرے والد صاحب نے مسجد میں جانا بند کر دیا۔ اور اپنے مکان پر نماز باجماعت شروع کر دی۔ "پیغام صلح" کے سوال میں اس خاص واقعہ کا ذکر ہے۔ وہ مجھے بالکل یاد نہیں۔ اگر میرے اکیلے کا نام ہوتا تو میرے لئے اپنی بریت ثابت کرنا مشکل ہو جاتا۔ لیکن قدوائی صاحب نے کسی وجہ سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی میرے ساتھ شامل کر لیا۔ اب ہم دو آدمیوں کے خلاف ایک آدمی کی تحریر قابل اعتماد نہیں قرار دی جاسکتی۔

دوسرا امر اس معاملہ میں قابل غور یہ ہے۔ کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ان دنوں لنڈن میں موجود ہی نہ تھے۔ یعنی جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے متعلق ہمیں تار پہونچا۔ اس وقت چوہدری صاحب کرم انگلستان میں موجود نہ تھے۔ اس لئے میں نے اس وقت جو خطوط لکھے تھے۔ ان میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ میں خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرتا ہوں۔ چوہدری صاحب یہاں نہیں ہیں۔ جب وہ واپس آئیں گے۔ تو امید ہے کہ وہ بھی بیعت کر لیں گے۔ پس جب اس اصل روائت کی بنیاد ہی قائم نہیں رہی۔ تو جس شخص کی غلط فہمی یا تخیل یا وارفتگی غیر موجود آدمیوں کو موجود کر سکتی ہے۔ اس کا بیان کس طرح قابل اعتماد ہو سکتا ہے۔

مسئلہ نبوت اور مسئلہ خلافت پر گفتگو

مجھے یہ اچھی طرح یاد ہے کہ خواجہ صاحب مرحوم اور ان کے مسلک کے جو لوگ وہاں موجود تھے۔ ان سے کئی دفعہ اختلافی رنگ میں مسئلہ نبوت اور مسئلہ خلافت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ میری طبیعت چونکہ اختصار کی طرف مائل ہے۔ اس لئے میں ان سے یہ کہتا رہا۔ کہ مابہ النزاع مسائل میں وحی الٰہی سے ہمیں باہر نہیں جانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کی وحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق رسول مرسل۔ اور نبی کے الفاظ آئے ہیں اور حدیث شریف میں نبی اللہ کا لفظ آتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبی کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی وحی میں بار بار رسول مرسل اور نبی کے الفاظ آتے ہیں۔ تو ہمارے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی سوائے اس کے کہ ہم حضور کو نبی مان لیں۔ اور حضور کے متعلق لفظ رسول۔ مرسل اور نبی استعمال کریں۔ اور وحی الٰہی کے متعلق ہی ہم مکلف ہیں۔ لیکن آپ لوگ نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول مانتے ہیں۔ نہ مرسل مانتے ہیں نہ نبی مانتے ہیں بلکہ آپ لوگوں کے نزدیک ایسا ماننا گناہ اور کفر ہے۔ بلکہ آپ یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ ان کو مجدد مانتے ہیں۔ لیکن مجدد کا لفظ وحی الٰہی میں نہیں آیا۔ اس لئے آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کچھ بھی نہیں مانتے۔ جو خدا نے کہا ہے وہ آپ لوگ مانتے نہیں اور جو آپ مانتے ہیں۔ وہ خدا نے نہیں کہا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ میری ان باتوں کا اس وقت بھی خواجہ صاحب اور ان کے مسلک کے لوگوں نے کوئی معقول جواب نہیں دیا تھا۔

اسی طرح مسئلہ خلافت ہے۔ حضور علیہ السلام کے متعدد الہامات ہیں۔ کہ حضور کے ذریعے سے احیاء خلافت مقدر ہے۔ مثلاً اردت ان استخلف فخلقت آدم۔ یہ خلافت کے متعلق نص صریح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت قائم ہوگا۔ ہاں مجھے یاد ہے کہ مولوی صدر الدین صاحب سے بھی اسی موضوع پر میری گفتگو ہوئی تھی۔ تو مولوی صاحب نے مجھے کہا۔ کہ جس شخص پر وحی نازل ہوئی ہے۔ اس امر کے متعلق اس کی تصریحات اور تشریحات کو آپ کیوں نہیں مانتے۔ میں نے کہا کہ اس امر میں تو ہمارا اور آپ کا اختلاف ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تصریحات آپ نہیں مانتے۔ اور آپ کہتے ہیں۔ کہ ہم نہیں مانتے۔ قرآن شریف کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وحی کے متعلق بھی یہ وحی ہوئی ہے۔ لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ اس لئے وحی میں کوئی اختلاف نہیں۔ ابتدائی وحی میں بھی اللہ تعالےٰ نے آپ کو نبی اور رسول کہا ہے۔ درمیانی وحی میں بھی اور آخری وحی میں بھی۔ اس کا جواب ان لوگوں کے پاس نہ اس وقت تھا۔ نہ اب ہے۔ باقی کفر و اسلام اور نماز وغیرہ سب اسی مسئلہ کے متعلق ضمنی امور ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنّت کیا ہے

جنت کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے۔ جنہیں مسلمانوں نے آہستہ آہستہ خیالی طور پر کچھ کا کچھ بنا دیا ہے۔ اور زمانہ کے ساتھ ساتھ ان کے اس عقیدہ میں تغیرات ہوتے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ آج ان کے ذہن میں جنّت کا جو نقشہ ہے وہ اسلام کی تعلیم سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے متعلق فرمایا ہے ما عین راءت وما اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنی جنت کی حقیقت انسانی سمجھ سے بالا ہے۔ انسان انہی اشیاء کو سمجھ سکتا ہے جن کا اسے علم ہو۔ یا جن کی مثل اشیاء اس نے دیکھی ہوں۔ پس قرآن کریم میں جنت کا ذکر بھی تمثیل کا ہی رکھتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنت کے متعلق اسلامی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اور ایسے رنگ میں پیش فرمایا کہ وہ سب اعتراضات دُور ہو گئے۔ جو غلط فہمی یا شرارت کی وجہ سے مخالفین کی طرف سے کئے جاتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جنت ہر شخص کا ٹھکانہ ہے۔ جس قسم کا گھر انسان اس دنیا میں اپنے اعمال سے اپنے لئے تیار کرے گا۔ اسی قسم کا ٹھکانا اسے اگلے جہان میں جنت کے نام سے ملے گا۔ اسی طرح جہنم ہر شخص کے اعمال ہیں۔ ہر شخص کا علیحدہ جہنم اور علیحدہ جنت ہے۔ اپنے اعمال کی خوبی اور بلندیٔ مرتبت کے باعث جو بلند مرتبہ کسی کو حاصل ہوگا۔ وہی اس کے لئے جنت ہوگا۔ دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اچھے اعمال کرنے والا آدمی قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ وہ اس میں راحت محسوس کرتا ہے۔ یہ اس کے لئے اس دنیا میں جنت ہے۔ برے اعمال والا کوئی آدمی دنیا میں عزت نہیں پاتا۔ سب اسے دھتکارتے ہیں۔ اس کا دل کڑھتا ہے اس کی یہ حالت اس کے لئے اس دنیا میں جہنم ہے۔ پس تمثیل کے طور پر جنّت خوشی اور راحت کا مقام ہے۔ جہاں روحانی آرام و آسائش کے سب وسائل موجود ہوں گے۔ اور جہنّم تکلیف۔ دکھ اور درد کا مقام ہے۔ جہاں انسان روحانی اذیت قلق اور اضطراب محسوس کریگا۔

مخالفین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلام کی جنّت اچھے اعمال کے لئے لالچ دلاتی ہے۔ مگر دنیا میں جو انسان اچھے کام کرتا ہے کیا وہ اس لئے کرتا ہے۔ کہ اس کے دل کو تکلیف پہونچے۔ اور اسے راحت نصیب نہ ہو۔ کیا ایک نیک انسان دوسرے سے اس لئے حسنِ سلوک کرتا ہے۔ کہ اسے خود اس کے نتیجہ میں قلبی اذیت سے دوچار ہونا پڑے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ہر شخص سمجھتا ہے۔ کہ ایک نیک انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ نیک اعمال بجا لاکر اپنی روح کو بھی خوش رکھے۔ اور اپنے دل کو راحت پہنچائے پس اگر احکم الحاکمین خدا کمال شفقت اور مہربانی سے اپنے بندوں کو یہ بتائے۔ کہ تمہارے نیک اعمال نہ صرف یہ کہ اس دنیا میں تمہارے لئے آسائش کا باعث ہوں گے۔ بلکہ آئندہ زندگی میں بھی تمہاری روحانی راحت کا سامان پیدا کریں گے۔ تو اس میں کونسی قباحت ہے

جسمانی اور روحانی نعمتوں کا پیدا کرنے والا اور دینے والا خدائے واحد ہے۔ ان دونوں قسموں کی نعمتوں سے وہی انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جو خدائے واحد کا ہو جائے۔ جنّت لقاء اللہ کا نام ہے۔ ایک جنّتی ہی خدا سے مل سکے گا۔ کیونکہ وہ خدا کا پیارا ہے۔ جہنمی خدا سے دور رہے گا۔ اس کا خدا کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں۔ پس جب جنّت لقاء اللہ کا دوسرا نام ہے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ جسمانی اور روحانی نعمتوں کے پانے کا نام جنّت ہے۔ اور جب ان نعمتوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ایسا پاکیزہ ہے۔ تو اس پر اعتراض کیسا

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ قیامت کے روز خدا تعالےٰ ایک شخص سے سوال کرے گا۔ کہ تو نے نیک اعمال کیوں کئے۔ وہ جواب دے گا کہ تیرے عذاب کے ڈر سے۔ خدا تعالےٰ حکم دے گا۔ کہ اسے عذاب نہ دیا جائے۔ ایک دوسرے شخص سے یہی سوال کرے گا۔ تو وہ جواب دے گا۔ کہ جنّت کی امید پر۔ خدا تعالےٰ حکم دے گا۔ کہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائے۔ ایک تیسرے شخص سے یہی سوال ہوگا۔ تو وہ جواب میں عرض کرے گا۔ یا الٰہی مجھے تیری ملاقات کی تڑپ تھی۔ اور تیری ملاقات کا اس سے بہتر ذریعہ اور کوئی نہ تھا۔ کہ میں تیرے احکام کی پیروی کرتا۔ اور نیک اعمال بجا لاتا۔ اس پر خدا تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ میرے اس بندہ کو میری ملاقات کی خواہش تھی۔ اس کی یہ خواہش پوری کی جاتی ہے۔

پس جنت کا نظریہ کوئی سطحی نظریہ نہیں یہ ایک بلند مقصد اور اعلےٰ و ارفع مدعا کو پیش کرتا ہے۔ یہ انسانی کوششوں میں جلاء پیدا کرتا ہے۔ خفتگی کو دُور کرکے اعمالِ حسنہ پر کمربستہ کرتا ہے۔ نفس انسانی کو اندرونی آلائشوں سے دھو کر ترقی کے راستہ پر چلاتا ہے۔ یہ ایک حقیقت کا علم ہے۔ ایک صداقت کا اظہار۔ جو ہدایت اور صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس پر اعتراض کرنا کم فہمی ہے۔

پس اسلام ایسا پاکیزہ مذہب ہے کہ اس کے پیش کردہ عقائد انسانی دماغ کو صیقل کرتے ہیں۔ اور ذہن کو تیز کرکے صحیح راستہ پر چلنے کے نت نئے راستے کھولتے ہیں۔ اس کی تعلیم کی ابتداء خدائے واحد کے نام سے ہے۔ اور اس کا انتہاء خدائے واحد سے اتّصال ہے ÷

خاکسار۔ ناصر احمد واقف تحریک جدید

تحریک جدید کی اہمیّت

تحریک جدید کے جہاد اکبر میں حصہ لینے والے مجاہدین کو معلوم ہو جانا چاہئیے کہ جو لوگ " تحریک جدید کے جہاد " میں متواتر دس سال " قربانی کرتے چلے جائیں گے ان کے نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۱ء کے کشف کے مطابق پانچ ہزاری والی الٰہی فوج میں لکھے جائیں گے۔ اور ان کے ناموں کو "ایک کتاب" میں شائع کرنے کے علاوہ ایک مرکزی لائبریری کے ہال میں بھی کندہ کر دیا جائے گا۔ تا ان کی مسلسل شاندار قربانیوں کی وجہ سے آنیوالی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔ تحریک جدید ایک ایسی اہم صدقہ جاریہ کی تحریک ہے کہ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔

غور کرو۔ یہ کتنا عظیم الشان ثواب کا موقعہ ہے۔ جو تمہارے سامنے ہے سینکڑوں ہزاروں سال تک انشاءاللہ تعالےٰ تمہارے روپیہ سے تبلیغ اسلام ہوتی رہے گی۔ اور تمہارے مرنے کے بعد بھی تمہیں ثواب پہنچتا رہے گا۔ میں کہتا ہوں۔ ہزاروں سال کو جانے دو۔ اگر سو دو سو سال بھی تمہیں مستقل طور پر ثواب پہنچتا چلا جائے۔ تو یہ کتنی عظیم الشان کامیابی ہے۔ اور اس کامیابی کے مقابلہ میں دس سال کی قربانی کی حقیقت ہی کیا ہے۔

تحریک جدید کے وہ مجاہدین جن کا گذشتہ سالوں میں سے کوئی سال خالی ہے یا وعدہ کرکے ادا نہیں کیا۔ یعنی بقایا ہے۔ انہیں چاہئیے کہ اپنے تسلسل کو قائم کرنے کیلئے گذشتہ سالوں کی کمی کا ازالہ کریں۔ کئی ہیں جو تحریک جدید کی اس اہمیت کے پیش نظر دس دس سال کا چندہ ادا کر چکے ہیں بہت ہیں جو ہر سال ادا کرتے آ رہے ہیں۔ پس وہ جن کی کسی نہ کسی سال میں کمی ہے۔ وہ اب اس کمی کا ازالہ کر لیں۔ تحریک جدید سال ہفتم کا چندہ تو بہر حال ہر وعدہ کرنے والے کو ۱۴ مئی کی شام تک مرکز میں داخل کر دینا چاہئیے۔ جو سابقون میں شمولیت کی ضمانت ہے ÷

خاکسار۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ جہلم کے تبلیغی جلسہ کی مفصل رُوداد

تربیتی جلسہ

اخویم غلام حسین صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جہلم تحریر فرماتے ہیں:۔ ۱۸ اپریل مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری۔ مولوی محمد سلیم صاحب، شیخ عبدالقادر صاحب قادیان سے تشریف لائے۔ اسی شام کو جماعت کی تربیت کے لئے زیر صدارت مولوی ابوالعطاء صاحب مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں شیخ عبدالقادر صاحب نے مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد سلیم صاحب نے برکاتِ خلافتِ ثانیہ پر دلچسپ و برجستہ تقریریں کیں۔ آخر میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے اپنی تقریر میں تربیت جماعت پر زور دیا۔ نیز غیر مبایعین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ لوگ یونہی ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ ہم غالی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اور بہائی دونوں گروہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں۔ غیر مبایعین کہتے ہیں مسیح موعود نبی نہیں۔ اہل بہاء کا اعتقاد ہے۔ کہ نبوت ختم ہے۔ اب ربوبیت کا دور ہے۔ بہاء اللہ ربوبیت کے جامہ میں آیا ہے۔ اس جلسہ میں بعض غیر مبایعین بھی شامل تھے۔

مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلیٔ عقیدہ پر لیکچر

چونکہ جلسہ کا اعلان مبلغین کے پہنچنے سے پہلے بذریعہ اشتہار کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ۱۹ اپریل کو پانچ بجے شام پبلک گھاٹ پر زیر صدارت مولوی محمد سلیم صاحب پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں شیخ عبدالقادر صاحب نے تبدیلیٔ عقیدہ مولوی محمد علی صاحب پر ایک مفصل تقریر کی۔ جس میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے حوالوں سے جس کے ایڈیٹر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب تھے ثابت کیا کہ حضورؑ کی زندگی میں مولوی صاحب حضرت اقدس کو نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے رہے ہیں۔ لیکن جب سے خلافت ثانیہ کی ابتداء میں مرکز سلسلہ کو چھوڑ کر لاہور آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محدث ماننا شروع کر دیا ہے۔

پھر مولوی محمد سلیم صاحب نے ولادت مسیح بن باپ پر دلچسپ تقریر کی جس میں حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب سے حوالجات پڑھ کر بتایا۔ کہ حضورؑ کے مسلک کے خلاف غیر مبایعین آج یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ تھا۔ پس غیر مبایعین جو یہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر تحریر کو مانتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ حضرت اقدسؑ کا ہرگز یہ مذہب نہیں ہے۔ اس تقریر کا جماعت احمدیہ اور غیر احمدی احباب پر بڑا اچھا اثر ہوا۔

دنیا کا آئندہ مذہب

۸½ بجے شب کو دوسرا اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے "دنیا کا آئندہ مذہب کیا ہوگا" پر تقریر کی۔ جس میں نہایت عمدہ اور ذہن نشین پیرایہ میں ثابت کیا۔ کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔ جس کی ترقی کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہو چکی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ کا جواب

چونکہ غیر مبایعین نے پہلے اجلاس کی تبدیلیٔ عقیدہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق تقریر سنی تھی۔ اسلئے اس کے اثر کے ازالہ کے لئے انہوں نے دوسرے اجلاس میں مولوی صاحب کے ٹریکٹ "میری تحریر میں لفظ نبی کا استعمال" بکثرت تقسیم کیا۔ اس ٹریکٹ میں جس قدر دلائل انہوں نے دیئے تھے۔ ان میں سے ایک ایک کا جواب مولوی شیخ عبدالقادر صاحب فاضل سابق سوداگرمل نے دیا۔ اور واضح طور پر سمجھایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں وہ نہ تھا۔ جو آجکل ان کا ہے بلکہ وہ حضورؑ کو نبی مانتے اور لکھتے تھے اس کے خلاف ان کی ایک تحریر بھی موجود نہیں۔ اس عالمانہ و مدلل اور مخلصانہ تقریر کا جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں بلکہ غیر مسلم پبلک پر بھی بڑا اچھا اثر ہوا

حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے

۲۰ اپریل کو پانچ بجے شام جلسہ کیا گیا جس میں شیخ عبدالقادر صاحب نے ایک برجستہ تقریر کی۔ یہ تقریر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر مشتمل تھی۔ جس میں عقیدہ حیات مسیحؑ کے نقصانات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ نیز عصمتِ انبیاء۔ ہر قوم میں نبی کے عقائد کا ذکر کر کے بتایا۔ کہ یہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام اقوام عالم پر بہت بڑا احسان ہے۔ ہر قوم کو بھی ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ ان کے انبیاء حضرت کرشن جی اور حضرت رامچندر جی کی صحیح پوزیشن کو مسلمان اور دیگر اقوام کے سامنے آپ نے رکھا۔ آخر میں جماعت احمدیہ کی خدمات پیش کر کے پبلک سے اپیل کی۔ کہ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

غیر مبایعین سے مناظرہ

۲۰ اپریل کو رات کے ۸½ بجے غیر مبایعین کے ساتھ مناظرہ تھا۔ جس کی ابتداء اس طرح ہوئی۔ کہ ہمارے جلسہ کے اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے موضوع پر بھی لیکچر کا اعلان تھا۔ اس پر غیر مبایعین ہمارے پاس آئے۔ کہ شرائط طے کر کے باقاعدہ مناظرہ کر لو۔ مگر کوئی تصفیہ نہ ہو سکا۔ دوسرے دن پبلک کو مغالطہ دینے کے لئے انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ احمدیہ جماعت قادیان حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ اور مناظرہ کا بھی چیلنج دیا۔ جسے ہم نے منظور کر لیا اور مناظرہ کی شرائط بھی طے کر لیں۔ ۸½ بجے مناظرہ شروع ہوا۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی محمد سلیم صاحب تھے۔ اور صدر مولوی ابوالعطاء صاحب۔ غیر مبایعین کی طرف سے مناظر مولوی اختر حسین صاحب گیلانی اور صدر شیخ عبدالعزیز صاحب تھے موضوع یہ تھا۔ کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی جاری ہے؟ اور شرط یہ تھی۔ کہ "آیاتِ قرآنیہ کے وہ معانی فریقین پر حجت ہونگے جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمائے ہیں۔" وقت تین گھنٹے دس منٹ مقرر ہوا۔

مناظرہ کا اعلان کرتے ہوئے مولوی ابوالعطاء صاحب نے بیان کیا۔ کہ چونکہ ہم دونوں فریق احمدی ہیں۔ اور احمدؑ ہی ہمارا آقا ہے۔ اس لئے ہم نے آج یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ حضورؑ کا کیا مقام تھا۔

آپ کے بعد غیر مبایعین کے صدر شیخ عبدالعزیز صاحب نے کہا۔ ہم ہرگز احمدی اسلئے نہیں۔ کہ مرزا صاحب کا نام احمد تھا۔ بلکہ ہم احمدی اس لئے کہلاتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام احمدؐ تھا۔ اس تقریر میں انہوں نے غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ایسے رنگ میں کیا۔ کہ غیر احمدیوں نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ جب مناظرہ شروع ہوا تو مولوی محمد سلیم صاحب نے قرآن کریم سے گیارہ آیتیں اجرائے نبوت غیر تشریعی کے اثبات میں پیش کیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ پیش کر کے بتایا۔ کہ اگر غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو مانتے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ وہ نبوت غیر تشریعی کو جاری تسلیم کریں۔ مگر مولوی اختر حسین صاحب نے ان آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترجمہ کو بالکل نظر انداز کر دیا اور آیت خاتم النبیین پیش کر کے غیر احمدیوں کو اکسایا۔ کہ دیکھو یہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اور حضورؐ کے بعد نبوت غیر تشریعی کے قائل ہیں۔ غرض مناظرہ کے شروع سے لیکر آخر تک مولوی اختر حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کا کوئی جواب نہ دیا۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے "پیغام صلح" ۱۹۱۳ء سے دو حوالے پیش کر کے بتایا۔ کہ ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے تھے مگر آج منکر ہیں۔ اس کے جواب میں مولوی اختر حسین صاحب نے کہا۔ کہ اس زمانہ میں ہمارا جماعت قادیان سے اختلاف نہ تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران "مصباح" کو ضروری اطلاع

خریداران "مصباح" کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ گذشتہ فروری اور مارچ دو ماہ میں رسالہ مالی مشکلات کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا تھا ۔ اس کے بعد اپریل میں رسالہ شائع کیا گیا ۔ مگر رجسٹرڈ ایل نمبر کے نہ ملنے کی وجہ سے اسے پوسٹ نہ کیا جا سکا ۔ اب چونکہ رجسٹرڈ ایل نمبر کی تجدید ہو چکی ہے ۔ اس لئے پندرہ مئی کو انشاء اللہ تعالےٰ اپریل اور مئی دو ماہ کے رسالے خریداروں کی خدمت میں بھجوائے جائینگے اور آئندہ حسب معمول ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو "مصباح" شائع ہوا کریگا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ

"مینیجر"

مستری محمد الیاس صاحب کو اطلاع

مستری محمد الیاس صاحب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ کے خلاف محکمہ قضاء سے ۱۵/۵/۴۰ کی ڈگری مرزا مہتاب بیگ صاحب کے حق میں صادر شدہ ہے جس کی ادائیگی مستری صاحب نے حسب وعدہ خود نہیں کی ۔ جب رجسٹری چٹھی کے ذریعہ واجب الادا اقساط کا ان سے مطالبہ کیا گیا تو مستری صاحب نے ماہ اپریل سے ادائیگی کا وعدہ پیش کر کے اسے بھی پورا نہیں کیا ۔ مقامی احباب کے ذریعہ مستری صاحب کو سمجھانے اور ادائیگی کروانے کی کوشش کی گئی مگر بے سود ۔ لہذا اب اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ مستری محمد الیاس صاحب مرزا مہتاب بیگ صاحب کی ڈگری پندرہ یوم کے اندر اندر ادا کر دیں ۔ ورنہ اس میعاد کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اس معاملہ کو پیش کرتے ہوئے مستری صاحب کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سفارش کی جاویگی ۔

(انچارج شعبہ تنفیذ نظارت امور عامہ قادیان)

پتہ مطلوب ہے

چوہدری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان جو کچھ عرصہ سے لاہور میں اپنا کاروبار کرتے ہیں کا موجودہ پتہ درکار ہے ۔ اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں ۔ اگر چوہدری صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں ۔ تو نظارت ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں ۔ کیونکہ اُن سے ایک ضروری بات معلوم کرنی ہے ۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ ۔ قادیان)

میاں نیک محمد خانصاحب افغان کو اطلاع

میاں نیک محمد خانصاحب بشیر آباد (سندھ) کے خلاف مبلغ ۱۴۹ روپے ۲ آنہ ۶ پائی کی ڈگری بحق چوہدری حاکم دین صاحب دوکاندار مورخہ ۲۸/۴/۴۰ کو صادر ہوئی تھی ۔ اور میاں نیک محمد خانصاحب کو اختیار دیا گیا تھا ۔ کہ وہ زر ڈگری ایک سال کے اندر اندر قسط وار یا یکمشت ادا کر دیں میاں نیک محمد خانصاحب سے جب اپنی سہولت کے مطابق قسط وار ادا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ۔ تو انہوں نے قسط وار ادائیگی سے انکار کرتے ہوئے میعاد کے اندر یکمشت ادا کرنیکا وعدہ کیا ۔ لیکن میعاد گذرنے پر لیت و لعل کرنا شروع کر دی ۔ معززین کے ذریعہ انہیں سمجھایا گیا ۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا بصیغہ جوابی رجسٹری لکھا گیا ۔ کہ اگر فیصلہ کی تعمیل نہ ہوئی ۔ تو پھر برخلاف ضابطہ کارروائی کی جاویگی ۔ مگر یہ بھی بے سود رہا ۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر اس اعلان کی اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر میاں نیک محمد خانصاحب پٹھان نے کل زر ڈگری ادا نہ کیا ۔ تو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی جاویگی کہ میاں نیک محمد خانصاحب پٹھان کو جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا جاوے ۔ (انچارج شعبہ تنفیذ نظارت امور عامہ قادیان)

پُرجوش جوانی اور طاقتور مردانگی

چوبیس گھنٹوں میں حاصل کرلو

دنیائے سائنس کی بیمثل ایجاد

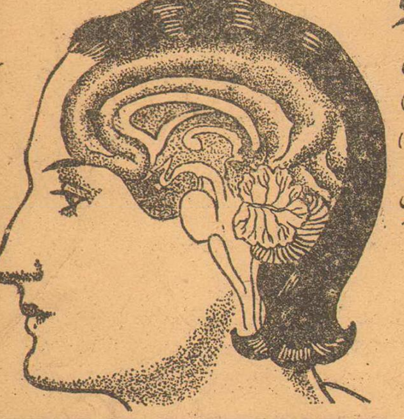

EVERBLOOM
THE ROYAL ELIXIR OF YOUTH

ڈاکٹر ایچ ۔ ایم ۔ ایلینز ۔ اُن مشہور باکمال سائنس دانوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ تجدید شباب (کایا کلپ) اور درازی عمر کے تجربات میں بسر کیا ۔ ایوربلوم ( ) کی ایجاد کا سہرا ڈاکٹر صاحب موصوف کے سر پر ہے ۔ جس کے جادو اثر فوائد کی تصدیق دنیائے سائنس کی بڑی بڑی تجربہ گاہوں نے کی ہے ۔

ایوربلوم کیا ہے؟

ایوربلوم دوا نہیں بلکہ نفیس غذاؤں اور عمدہ پھلوں کے ان لطیف اجزا کا ایک زود اثر اور طاقتور مرکب ہے ۔ جسے وٹامن (حیاتین) کہتے ہیں ۔ علاوہ ازیں اس میں نادر معتدل بوٹیوں کے جوہروں کو اس طرح سمو دیا ہے ۔ کہ اس کی پہلی خوراک ہی اپنا اثر دکھاتی ہے ۔ لطف یہ ہے کہ زود اثر ہونے کے ساتھ معتدل ہے اس لئے ہر مزاج کے موافق ہے ۔

ایوربلوم کے استعمال کیلئے موسم سرما یا گرما کی کوئی قید نہیں ہے

ایوربلوم کی کایا پلٹ تاثیرات

ایوربلوم کے باقاعدہ استعمال سے آپ کے چہرہ پر خون دوڑنے لگے گا ۔ جلد میں جوانی کی سی چمک اور ملائمت پیدا ہو جائیگی ۔ سوکھا ہوا بدن ہرا بھرا ہو جائے گا ۔ سفید بال پہلے بھورے پھر سیاہ ہو جائیں گے ۔ چہرہ کی جھریاں اور ناہمواریاں غائب ہو جائینگی وزن میں اضافہ ہو جائیگا ۔ بھوک چمک جائیگی ، قوت مردانگی میں قابل رشک اضافہ ہو جائیگا بانجھ عورتوں میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائیگی اور آپ اپنی اصل عمر سے پندرہ سے بیس سال کم عمر کے معلوم ہوں گے

ایوربلوم امید کی تابناک شعاع ہے

اگر آپ قبل از وقت بوڑھے ہو گئے ہیں ۔ مزاج میں چڑچڑا پن گھبراہٹ اور بے چینی ہے یا آپ دماغی کمزوری ذکی الحسی جسمانی ناطاقتی حافظہ کی کمی ۔ خون کی خرابی سانس کا پھولنا اور بدہضمی کا شکار ہیں ۔ یا آپ دمہ نابینائی ذیابیطس ۔ ومختلف امراض مخصوصہ اور ضعف اعضائے رئیسہ میں مبتلا ہیں تو فوراً ایوربلوم کا استعمال شروع کر دو ۔ یہ آپ کے لئے پیام صحت اور امید کی تابناک شعاع ہے ۔

نسوانی شکایتوں کا سدباب

ایوربلوم مردوں کی طرح عورتوں کیلئے بھی پیغام حیات ہے اسکے استعمال سے قبل از وقت بوڑھی عورتوں کا حسن شباب لوٹ آیا اور ان کا چہرہ اور سینہ اٹھارہ سالہ دوشیزہ کی مانند ہو گیا ۔ بانجھ عورتیں کئی بچوں کی مائیں بن گئیں ۔ ایوربلوم پرسوت کی بیماری ہسٹریا سیلان اور دیگر رحمی خرابیوں کا شافی علاج ہے ۔ دوران حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کا استعمال ماں اور زچہ دونوں کی صحت کا بیمہ کرنا ہے ۔

ایوربلوم کی بالکل مفت آزمائش

گارنٹی ۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود ہم اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ اگر ایوربلوم کے باقاعدہ استعمال کے بعد آپ نتائج سے حقیقتاً مطمئن نہ ہوں تو خالی شیشی واپس بھیجکر قیمت واپس منگا لیجئے ۔ ایوربلوم کے استعمال کو فروغ دینے کیلئے فی الحال اسکی قیمت صرف تین روپیہ رکھی ہے ۔ پیشگی رقم بھیجنے والوں کو محصول ڈاک معاف ہوگا ۔ وی پی منگانے والوں سے آٹھ آنہ محصول ڈاک لیا جائے گا ۔ تمام معزز انگریزی دوا فروش فروخت کرتے ہیں ۔

ملنے کا پتہ

رائل چیمبر اوف میڈیسن (A. Q.) پوسٹ بکس ۳۱۲ کلکتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۴ مئی۔ شملہ روانہ ہونے سے پہلے سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ میری توجہ سردار سنتوکھ سنگھ کے اس بیان کی طرف دلائی گئی ہے جس میں انہوں نے مجھ سے ذاتی طور پر اپیل کی ہے کہ میں غلہ کی منڈیوں میں جو ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا ہے اسے دور کرنے میں مدد دوں یہ اپیل میرے لئے اسی طرح حیرت کا باعث ہے۔ جیسے سردار سنتوکھ سنگھ کی زیر صدارت منڈیوں کے قانون کے خلاف احتجاجی سٹینڈنگ کمیٹی کا یہ فیصلہ کہ ڈیڈ لاک کو جاری رکھا جائے۔ منڈیوں کا قانون نہ تو کوئی مالی قانون ہے۔ اور نہ وہ تاجروں کو ہراساں کرنے اور نقصان پہنچانے کے لئے وضع کیا گیا ہے اس کا واحد مقصد یہ ہے۔ کہ منڈیوں میں جو خرابیاں اور برائیاں گھر کر چکی ہیں۔ ان کو دور کر دیا جائے۔ گورنمنٹ اس کے لئے تیار نہیں کہ قانون کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔

واشنگٹن ۱۲ مئی۔ مسٹر کارڈل ہل وزیر خارجہ نے ایک اعلان میں کہا کہ امریکہ کی بندرگاہوں میں اس وقت جو غیر ملکی جہاز ہیں۔ ان کے استعمال پر امریکہ کے لئے کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ بی۔ بی۔ سی نے لنڈن پر نازی بمباری کی ہولناکیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ اس بمباری سے بعض ایسی عمارتیں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ جو آج سے پانچ سو سال پہلے جون آف آرک کے زمانہ میں بنی تھیں۔ پارلیمنٹ کے ہردو ایوانوں اور ویسٹ منسٹر گرجا کو جنہوں نے دو ہزار سال سے انگلستان کی ہسٹری میں ایک نمایاں حصہ لیا ہے اس بمباری سے سخت نقصان پہنچا۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ برطانیہ کے ہوائی جہاز لگاتار تین راتیں ہیمبرگ کو اپنا نشانہ بنانے کے بعد مین ہائم پر جا دھمکے۔ اور شدید بمباری کی جس سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ ہوائی جہازوں کے دوسرے دستہ نے کولون وغیرہ پر حملہ کیا۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ کل جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر بہت معمولی حملہ کیا۔ جس میں دشمن کے ایک جہاز کو گرا لیا گیا۔ مئی کی پہلی بارہ راتوں میں جرمنی کے ۱۴۳ جہاز ٹھکانے لگائے جا چکے ہیں۔ جنوب مغربی انگلینڈ پر بھی کہیں کہیں بم گرے۔ لیکن کسی جگہ زیادہ نقصان نہیں ہوا

نئی دہلی ۱۳ مئی۔ ہندوستان کی طرف سے حکومت برطانیہ کو ۴۸ ہزار جنگی قیدی رکھنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ چنانچہ اب تک تیس ہزار جنگی قیدی ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ ان میں تین ہزار افسر ہیں ان قیدیوں کے لئے سات کیمپ بن چکے ہیں یا بنائے جا رہے ہیں۔

شملہ ۱۳ مئی۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے نہایت افسوس کے ساتھ اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستانی سمندری بیڑے کا جہاز "پارتی" دشمن نے غرق کر دیا ہے ایک افسر اور پندرہ جہازیوں کا پتہ نہیں چلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔

شملہ ۱۳ مئی سرکاری پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی افواج کو اب پہلے سے چھوٹی سنگینیں دی جا رہی ہیں جو ایک تو گشت لگانے میں زیادہ مفید رہتی ہیں اور دوسرے ان پر فولاد کم خرچ آتا ہے۔

شملہ ۱۳ مئی۔ حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔ کہ جو سپاہی اور فوج میں کام کرنے والے اہلکار وغیرہ جنگ میں کام آئیں گے۔ ان کے کنبہ کو پنشن کے علاوہ انعام بھی دیا جائے گا۔ نان کمشنڈ افسروں اور سپاہیوں کے کنبہ کو سو روپیہ اور اہلکاروں وغیرہ کے کنبہ کو پچھتر روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس روپیہ کی تقسیم وفات کی خبر سنتے ہی کر دی جائیگی

نیویارک ۱۳ مئی کل یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ امریکہ کے سامنے اب تین راستے ہیں۔ پہلا یہ کہ وہ ظالم کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کرے۔ دوسرا یہ کہ وہ اس جنگ سے الگ تھلگ رہے اور تیسرا یہ کہ ہتھیار ڈال دے۔ امریکہ کو فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ اسے ان تین طریقوں میں سے کونسا منظور ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم پہلا طریق ہی اختیار کر سکتے ہیں۔ اور اسی میں ہماری سلامتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے برطانیہ کو بھیجے جانے والے سامان کے ساتھ جنگی جہازوں کے بھیجے جانے کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ صرف جنگی جہاز ساتھ بھیج دینے سے یہ سوال حل نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی کوئی اور انتظام بھی کرنا چاہیئے

لنڈن ۱۳ مئی کل جرمن ریڈیو نے اعلان کیا تھا۔ کہ ہٹلر کا دست راست روڈلف ہس ۱۰ مئی سے عدم پتہ ہے۔ وہ آگس برگ سے روانہ ہوا تھا۔ مگر اس کے بعد اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہفتہ کی رات ایک جرمن شکاری جہاز گلاسکو کے قریب گرا اور لوگوں نے ایک جرمن افسر کو ہوائی چھتری سے اترتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اسے دشمن کا کوئی معمولی ہوا باز سمجھ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس وقت روڈلف ہس کا ایک ٹخنہ اترا ہوا تھا۔ پولیس اسے گلاسکو کے ہسپتال میں لے آئی۔ جہاں اس نے بتایا کہ وہ روڈلف ہس ہے۔ وہ اپنے ساتھ بعض فوٹو بھی لایا تھا۔ تا اپنے روڈلف ہس ہونے کے متعلق لوگوں کو یقین دلا سکے جب اسے ان لوگوں نے جو ذاتی طور پر روڈلف ہس کو جانتے تھے دیکھا۔ تو انہوں نے پہچان لیا۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ واقعہ میں وہ روڈلف ہس ہی ہے۔ کل رات برلن ریڈیو نے کہا تھا۔ کہ روڈلف ہس اپنے پیچھے ایک چھٹی چھوڑ گئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ مگر آج برلن ریڈیو نے یہ کہا ہے۔ کہ وہ برطانیہ سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرنے کے لئے گئے ہیں۔ مگر لنڈن کے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ روڈلف ہس اپنے ساتھ کوئی پیغام یا صلح کی شرائط نہیں لایا۔ ڈاکٹروں نے روڈلف ہس کو دیکھ کر بتایا ہے۔ کہ اس کی صحت اچھی ہے۔ اور وہ ہوش و حواس میں ہے۔ اب اسے حکومت برطانیہ نے گلاسکو سے کسی خفیہ جگہ بھیج دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ حکومت اس سے وہی سلوک کرے گی جو جنگی قیدیوں سے کیا جاتا ہے

لنڈن ۱۳ مئی۔ جرمن ریڈیو نے روڈلف ہس کے بھاگنے کی وجہ یہ بتائی تھی کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ مگر اس پر کسی کو یقین نہیں آ سکتا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے ایک بہت بڑے ڈاکٹر نے جو امراض دماغی کے ماہر ہیں۔ کہا کہ روڈلف ہس کا ہوائی جہاز چلانا بتاتا ہے کہ اس کا دماغ خراب نہیں تھا۔ بلکہ اس نے پہلے سے یہ پروگرام سوچ رکھا تھا۔ روڈلف ہس ہٹلر کا داہنا ہاتھ۔ اور گوئرنگ کے بعد اس کا جانشین تھا اس کے اس طرح جرمنی سے بھاگ آنے پر تمام دنیا میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ اور سب لوگ سوچ رہے ہیں۔ کہ وہ کیوں بھاگا۔ "نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے۔ کہ ڈپلومیٹک حلقوں کا یہ خیال ہے۔ کہ روڈلف ہس نے نازیوں کی ساکھ کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ اور اس کے جرمنی سے بھاگ آنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ نازیوں میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ غرض ہر جگہ خیالی گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ روڈلف ہس نازی افسروں کے حکم کو ٹھکرا کر جرمنی سے بھاگا ہے۔ لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ روڈلف ہس اس لئے بھاگا ہے کہ وہ یہ سمجھ چکا ہے۔ کہ اس لڑائی کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ ہٹلر نے روڈلف ہس کی جگہ ایک اور افسر مقرر کر دیا ہے۔

انقرہ ۱۳ مئی اسمبلی نے ترکی کے بچاؤ کیلئے ایک کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ کی ایک اور رقم منظور کی ہے۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ عراق سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے۔ کہ عراق اور روس کے سیاسی میل جول کا یہ مطلب نہیں۔ کہ رشید عالی اور اس کے ساتھیوں کا روس ہاتھ بٹائے گا۔ چنانچہ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کا یہ سمجھوتہ رشید عالی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ نہیں۔ بلکہ حکومت عراق کے ساتھ ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah